تاریخ: ________

10 marks

س خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں حقوق انسانی

ج

تعارف

خطبہ حجۃ الوداع نبی کریمؐ کا آخری اور جامع خطبہ ہے جو ۹ ذوالحجہ ۱۰ ہجری (632ء) کو میدان عرفات میں دیا گیا۔ اس خطبے میں آپؐ نے انسانیت کے بنیادی حقوق، عدل و انصاف، مساوات اور اخلاق کے وہ سنہری اصول پیش کیے جو آج بھی اس خطبے عالمی انسانی حقوق کے منشور سے زیادہ کامل ہیں۔ مندرجہ ذیل اہم حقوق خطبے کے حوالے سے بیان کیے جا رہے ہیں:

۱۔ جان مال اور عزت کی حرمت:

رسول اللہؐ نے فرمایا:

"لوگو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسطرح حرام ہے جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والے ہیں"۔

— (خطبہ حجۃ الوداع)

یہ اعلان انسانی جان مال کا مکمل تحفظ

حفاظت کا ضامن ہے کسی کو ناحق قتل
کرنا یا اس کی عزت پامال کرنا اسلام میں
سخت گناہ قرار دیا گیا۔

2 مساوات انسانیت:

آپ ﷺ نے فرمایا:

" تمام انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔
کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ
کسی عجمی کو عربی پر۔ فضیلت صرف تقویٰ میں ہے۔ "

- خطبہ حجۃ الوداع

یہ اعلان انسانی مساوات کا سب سے بڑا
اصول ہے جو نسل، زبان اور رنگ کی بنیاد
پر برتری کو ختم کرتا ہے۔

3. خواتین کے حقوق:

آپ ﷺ نے فرمایا:

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ
تمہارے زیر کفالت ہیں۔ تمہارا حق ان پر ہے اور
ان کا حق تم پر ہے۔ ان کے ساتھ حسن سلوک سے
پیش آؤ " - خطبہ حجۃ الوداع

یہ تعلیم عورتوں کے عزت و احترام اور ان
کے سماجی و گھریلو حقوق کی مکمل حفاظت کرتی ہے

۴- معاشی عدل اور سود کی ممانعت:

آپؐ نے فرمایا:

"یاد رکھو! جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے ہیں!" - ~~حطبہ~~ خطبہ حجۃ الوداع

یہ اعلان معاشی عدل و انصاف کی بنیاد رکھتا ہے۔ اور دولت کے ناجائز ارتکاز کو ختم کرتا ہے۔

۵- وراثت اور امانت کے حقوق:

آپؐ نے فرمایا:

"امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو، اور وراثت کے حقوق ادا کرو جیسا کہ اللہ نے مقرر کیے ہیں" - خطبہ حجۃ الوداع

یہ جملہ سماجی انصاف اور امانت داری کے اصول کو مضبوط کرتا ہے۔

۶- اخوت اور باہمی احترام:

آپؐ نے فرمایا:

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ نہ کسی پر ظلم کرے نہ کسی کا حق مارے، نہ کسی کو حقیر سمجھے" - خطبہ حجۃ الوداع

یہ اصول معاشرتی اتحاد، باہمی عزت، اور ظلم سے پاک سماج کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

7- علم کی اہمیت اور ہدایت کی پیروی:

نبی کریمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنت"

یہ ارشاد علم، ہدایت اور تعلیم کے فروغ کا بنیادی اصول بیان کرتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقی علم وہی ہے جو قرآن و سنت سے حاصل ہو اور جس پر عمل کیا جائے۔ اسلام میں علم کی اشاعت، غور و فکر اور تعلیم و تربیت کو اسی بنیاد پر سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

نتیجہ:

خطبہ حجۃ الوداع انسانیت کے بنیادی حقوق کا عالمی منشور ہے۔ اس میں برابری، عدل، خواتین کے احترام اور ظلم و استحصال کے خاتمے کا پیغام دیا گیا۔ یہ خطبہ آج بھی امن، انصاف اور انسانی عظمت کے قیام کے لیے سب سے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

10 mark point

(2)

اسلامی معاشرے میں سماجی انصاف

تمہید:

اسلام ایک ایسا جامع نظام حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں عدل، مساوات اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ سماجی انصاف اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے جس کا مقصد معاشرے میں برابری، حقوق کی ادائیگی، ظلم و ناانصافی کا خاتمہ اور انسانی وقار کا تحفظ ہے قرآن و سنت میں عدل کو نہ صرف اخلاقی فریضہ بلکہ ایمان کا لازمی جزو قرار دیا گیا۔

اسلام میں عدل و انصاف کا تصور:

اسلام میں عدل کا مطلب ہے ہر شخص کو اس کا جائز حق دینا اور کسی پر ظلم نہ کرنا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو، اللہ کے لیے گواہی دو، اگرچہ وہ تمہارے اپنے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ اسلام میں عدل و انصاف مفاد، رشتہ داری یا طاقت کے اثر

سے پاک ہے۔ اسلام میں انصاف ایک عبادت ہے۔ اور ظلم کو بدترین گناہ قرار دیا گیا ہے۔

مساوات اور انسانی برابری:

رسول اکرمؐ نے اپنے آخری خطبے میں انسانی برابری کا واضح حکم فرمایا ہے:

"تمام انسان آدم اور حوا کی اولاد ہے۔ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ کسی عربی کو عجمی پر، اور نہ کسی کالے کو گورے پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر کو فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے"

یہ فرمان معاشرتی مساوات کی بنیاد ہے، جو رنگ، نسل، زبان یا فوقیت کی بنیاد پر ہر قسم کی برتری کو ختم کرتا ہے۔

معاشی انصاف:

اسلام نے معاشی عدل و انصاف کے لیے سود، ذخیرہ اندوزی اور استحصال کو حرام قرار دیا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا!

ترجمہ: اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حق ہے"۔

زکوٰۃ صدقہ اور وراثت کے نظام کے ذریعے اسلام نے دولت کو منصفانہ تقسیم کو

یقینی بنایا تاکہ دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے اور معاشرے میں توازن قائم رہے۔

عورت اور کمزور طبقات کے حقوق:

اسلام نے عورتوں، یتیموں، غلاموں اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کو سماجی انصاف کا لازمی جزو قرار دیا۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: "تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے گھر بہترین ہو"

یہ تعلیم واضح کرتی ہے کہ اسلامی معاشرہ ہر فرد کے ساتھ عزت، شفقت اور برابری کا سلوک کرنے کا پابند ہے۔

اقلیتوں کے حقوق:

اسلام نے غیر مسلموں کو بھی مکمل مذہبی، معاشرتی اور جانی تحفظ فراہم کیا ہے۔

نبی کریمؐ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ

"جو کسی غیر مسلم پر ظلم کرے گا، اس کے حقوق کم کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالے تو قیامت کے دن میں اسکا مخالف رہونگا"

یہ حدیث اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان، مال اور مذہب کی آزادی کی مکمل ضمانت

دیتی ہے۔ اسلام میں کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی اجازت نہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے "دین میں کوئی جبر نہیں" سورۃ بقرہ

ہمسایوں کے حقوق:

اسلامی معاشرے میں سماجی انصاف کا ایک اہم پہلو ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اسلام نے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور خیر خواہی کی سخت تاکید کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریبی اور دور کے ہمسایوں کے ساتھ بھلائی کرو"۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔ "جبرائیل مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اتنی نصیحت کرتے رہے کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے"۔

نتیجہ: حاصل کلام:

اسلامی معاشرہ عدل، تقویٰ اور مساوات پر قائم ہوتا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں ایسا نظام قائم کیا جاتا ہے۔ جہاں کسی پر ظلم نہ ہو، ہر ایک کو اس کا حق ملے اور معاشرے میں امن، محبت اور بھائی چارے کا گہوارہ قائم ہو جائے۔ حقیقی سماجی انصاف وہی ہے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔ کیونکہ اسلام ہی انسان کو اس کا اصل مقام اور وقار عطا کرتا ہے۔